۱۴۔قال رسول اللہ ﷺ: اَلحَیَاءُ مِنَ الاِیمَانِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیا ایمان میں سے ہے

(صحیح بخاری، رقم الحدیث 24)

۱۔ شرم وحیا ایک ایسا اہم فطری اور بنیادی وصف ہے جس کو انسان کی سیرت سازی میں بہت دخل ہے۔

۲۔ یہی وہ وصف اور خلق ہے جو آدمی کو بہت سے برے کاموں اور بری باتوں سے روکتا، اور فواحش ومنکرات سے اس کو بچاتا ہے اور اچھے اور شریفانہ کاموں کیلئے آمادہ کرتا ہے۔

۳۔ الغرض شرم وحیا انسان کو بہت سی خوبیوں کی جڑ بنیاد اور اور فواحش ومنکرات سے اس کی محافظ ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اپنی تعلیم وتربیت میں اس پر بہت زور دیا ہے۔

۴۔ حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر دین اور ہر شریعت میں اخلاقی انسانی کے کسی پہلو پر نسبتاً زیادہ زور دیا جاتا ہے، اور انسانی زندگی میں اسی کو نمایاں اور غالب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ کی تعلیم وتربیت میں رحمدلی اور عفو ودرگزر پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اسی طرح اسلام یعنی رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت اور تعلیم میں "حیا" پر خاص زور دیا گیا ہے۔

۵۔ حیا کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو صرف اپنے جنس ہی سے نہیں ہے بلکہ حیا کا سب سے زیادہ مستحق اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اس حیا کا تقاضا یہ ہے کہ جو کام اور جو بات بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کے حکم کے خلاف ہو، اس سے باز رہے۔

۶۔ حیا اور ایمان میں ایسا گہرا تعلق ہے کہ اگر کسی آدمی یا کسی قوم میں سے ان دونوں میں سے ایک اٹھالیا جائے تو دوسرا بھی اٹھ جائے گا۔ الغرض کسی شخص یا جماعت میں حیا اور ایمان یا تو دونوں ہوں گے یا دونوں میں سے ایک بھی نہ ہو گا۔

۷۔ رسول اللہ ﷺ نے حیا کا خصوصیت کے ساتھ اس لیے ذکر فرمایا ہے کہ جو اخلاق حسنہ ایمان کے لیے مبادی کی حیثیت رکھتے ہیں ان میں حیا بھی ہے بلکہ حیا ایمان کا سر چشمہ ہے کیونکہ انسان جب اپنے وجود اور اپنی صفات کمال پر غور کرتا ہے تو اسے اللہ پر ایمان لانا پڑتا ہے۔ اگر انسان ان انعامات واحسانات کے باوجود، جو اللہ نے اس پر فرمائے ہیں، اللہ کی ذات پر ایمان نہیں لاتا تو یہ اس کی بہت بڑی بے حیائی ہے، گویا ان احسانات کے پیش نظر اللہ پر ایمان لانا حیا ہی کا نتیجہ ہے۔ یعنی حیا پہلے ایمان کا سبب بنی، ایمان لانے کے بعد پھر ایمان کی مضبوطی کا ذریعہ ثابت ہوئی کیونکہ انعامات کا مسلسل شکریہ ادا کرتے رہنا بھی حیا ہی کا نتیجہ ہے۔

۸۔ مسلمان معاشرے اور کافر معاشرے میں جو سب سے نمایاں فرق ہے وہ حیا کا تصور ہے۔ ایمان کی حفاظت میں حیا کا بڑا عمل دخل ہے۔

۹۔ دشمنان اسلام بھی اسلام ختم کرنے کے لئے سب سے پہلے مسلمانوں کی حیا پر وار کرتے ہیں ڈراموں، فلموں، اشتہارات، مارننگ شوز کے ذریعے معاشرے

میں بے حیاء پھیلاتے ہیں۔ تاکہ جب مسلمانوں سے حیا چلی جائے گی تو ایمان خود ہی رخصت ہو جائے گا۔ ان کی یہ سازش بالکل کامیاب جارہی ہے مسلمان بتدریج حیا اور ایمان سے محروم ہوتے جارہے ہیں۔

۱۰۔ ایمان و حیا لازم وملزوم کا درجہ رکھتے ہیں کہ حیا ہے تو ایمان ہے اور ایمان ہے تو حیا لازم ہے۔ لہٰذا جب حیا نہیں تو یہ ضرور ایمان کی کمزوری اور اسلام سے دوری کی علامت ہے اسی لیے صاحب ایمان حیا کا دامن ہرگز نہیں چھوڑتا اور بے حیائی کے کاموں سے ہمیشہ دور رہتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ ایمان اور حیا لازم وملزوم ہے۔ اسی ایمان اور حیا کی حفاظت کے لئے اسلام نے مرد وعورت کے اختلاط کو ممنوع قرار دیا ہے۔

آپ ﷺ کی بتائی تعلیمات سے معاشرہ حیادار ہو گا، بہنیں بیٹیاں اپنے بھائیوں اور والدین کے لئے رسوائی کا باعث نہیں بنیں گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین